نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

غلام احمد قادیانی

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار — فی پرچہ ایک آنہ — قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۶ ششماہی للعہ سہ ماہی عار

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۰۱ — مورخہ ۹ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء — یوم جمعہ — مطابق ۲۴ رمضان سنہ ۱۳۴۴ھ — جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔

مجلس مشاورت پر آنے والے اصحاب میں سے ابھی بہت سے یہیں تشریف رکھتے ہیں۔ اور حضور روزانہ انہیں ملاقات کا شرف بخش رہے ہیں۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں کئی ایک اصحاب مسجد مبارک اور مسجد اقصےٰ میں اعتکاف بیٹھے ہیں۔

مالی مشکلات کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے نظارت امور خارجیہ کے صیغہ کو نظارت امور عامہ کے ساتھ یکم مئی سے ملا دینے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔

روئداد مجلس مشاورت سنہ ۱۹۲۶ء

نہایت اہم معاملات پر غور کیا گیا

خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے اس سال کی مجلس مشاورت کا اجلاس ہر طرح شاندار اور پُر رونق تھا۔ جماعت ہائے احمدیہ کے قائم مقام بہ نسبت سابق کثرت سے اور دور دور سے تشریف لائے تھے۔ اور زیر غور معاملات پر بڑی دلچسپی اور توجہ کے ساتھ نہایت آزادانہ گفتگو ہوتی رہی۔ پروگرام میں اجلاس کے منعقد ہونے کا وقت آٹھ بجے رکھا گیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ عین وقت پر تشریف لاکر رونق افروز مجلس ہوئے۔ اور سب سے اول جناب حافظ روشن علی صاحب کو تلاوت قرآن کریم کا ارشاد فرمایا۔ تلاوت کے بعد حضور نے تمام حاضرین سمیت طویل دعا فرمائی۔ اور پھر سورہ فاتحہ کی تلاوت فرماکر افتتاحی تقریر شروع کی۔ جس میں مشورہ کی اہمیت نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کی۔ اور بیرونی جماعتوں کو ایسے نمائندے منتخب کرکے بھیجنے کی ہدایت فرمائی۔ جو اپنے اپنے مقامات پر باا ثر اہل الرائے ہوں۔ اور معاملہ فہمی کی قابلیت رکھتے ہوں۔ پھر ان امور کی کسی قدر تشریح فرمائی۔ جن کے متعلق اس سال کی مجلس مشاورت میں مشورہ طلب کرنا ضروری سمجھا گیا۔ حضور کی تقریر کے دوران میں ہی جب بعض اصحاب نے یہ عرض کیا۔ کہ ہال میں آواز پھیل جانے کی وجہ سے سب کو سنائی نہیں دیتی۔ تو نہایت عجلت کے ساتھ بنچ بچھا کر حضور کی میز اور کرسی کو کسی قدر بلند کر دیا گیا۔ اگرچہ متعدد خدام اس کام کو کرنے کے لیے موجود تھے۔ اور کر رہے تھے لیکن حضور نے بذات خود بھی شرکت فرمائی۔ اور اپنے دست مبارک سے میز کو رکھنے میں حصہ لیا۔ اس کے بعد حضور نے اپنی بقیہ تقریر کی۔

حضور نے افتتاحی تقریر ختم کرتے ہوئے نظارتوں کو اپنے اپنے صیغہ کی رپورٹیں پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور سب سے اول نظارت اعلیٰ کو رپورٹ پڑھنے کا حکم دیا۔ اس پر جناب ذو الفقار علی خان صاحب ناظر اعلیٰ نے نظارت اعلیٰ کی رپورٹ پڑھی۔ جناب خان صاحب کے بعد جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے صیغہ دعوت وتبلیغ کی رپورٹ پڑھی پھر جناب مولوی عبدالمغنی صاحب نے صیغہ بیت المال کی۔ حضرت

صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے اپنے صیغہ کی۔ خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب نے بحیثیت ناظر امور عامہ اس صیغہ کی۔ جناب مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور خارجیہ نے اپنے صیغہ کی۔ جناب میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت نے اپنے صیغہ کی۔ اور جناب مولوی شیر علی صاحب ناظر تالیف و تصنیف نے اپنے صیغہ کی رپورٹ پڑھی۔

اسکے بعد حضور نے ان سوالات کے جواب دینے کا ارشاد فرمایا۔ جو چھاپ کر نمائندگان میں پہلے سے تقسیم کر دیئے گئے تھے۔ اور جس جس صیغہ کے متعلق کوئی سوال تھا۔ اس کے ناظر صاحب نے ان کے تحریری جواب پڑھکر سُنائے اسکے بعد حضور نے یہ فرماتے ہوئے کہ نظارتوں کے جوابات وغیرہ کے متعلق جو دوست کوئی سوال کرنا چاہیں انہیں کل موقع دیا جائیگا بعض سوالات کے متعلق خود بھی روشنی ڈالی۔ اسی تقریر میں حضور نے احمدیہ نمائش کا بھی ذکر فرمایا۔ اور اس کے متعلق جو انتظام کیا گیا تھا اس سے مستفیض ہونے کا ارشاد فرمایا۔ پھر حضور نے حسب ذیل سب کمیٹیاں تجویز فرمائیں :- (۱) سب کمیٹی نظارت دعوت و تبلیغ۔ اس کے لئے حضور نے ۱۵ ممبر قرار دیئے۔ جنمیں سے ۴ مقامی اور باقی بیرونی اصحاب میں سے تجویز ہوئے (۲) سب کمیٹی بیت المال۔ جس کے ۲۴ ممبروں میں سے ۵ مقامی اور ۱۹ بیرونی تھے (۳) سب کمیٹی تعلیم و تربیت جس کے ۱۵ ممبر تھے انمیں سے ۳ مقامی اور ۱۲ بیرونی اصحاب تھے (۴) سب کمیٹی امور عامہ۔ جس کے کل ۲۱ ممبر تھے۔ انمیں سے ۴ مقامی اور ۱۷ بیرونی (۵) سب کمیٹی مقبرہ بہشتی۔ اس کے کل ممبر ۱۶ تھے جنمیں سے ۴ مقامی اور ۱۲ بیرونی اصحاب تھے۔ ان سب کمیٹیوں کے سکرٹری حضور نے انہی صیغہ جات کے ناظروں کو مقرر فرمایا اور پریزیڈنٹ حسب ترتیب حسب ذیل اصحاب نامزد فرمائے۔ (۱) جناب چودہری فتح محمد صاحب ایم اے (۲) جناب مفتی محمد صادق صاحب (۳) خان صاحب منشی فرزند علی صاحب (۴) جناب پیر اکبر علی صاحب وکیل (۵) جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب بی اے۔ بیرسٹر ایٹ لاء۔

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد حضور نے پہلے اجلاس کو برخاست فرمایا اور پھر نماز ظہر و عصر کے بعد سب کمیٹیوں نے اپنے اپنے اجلاس منعقد کئے جنمیں سے بعض کی کارروائی رات کے گیارہ بجے تک جاری رہی۔

دوسرے دن ۱۰ راپریل کو بھی حضور ٹھیک ۸ بجے ہال میں تشریف لے آئے۔ تمام قائم مقام اصحاب موجود تھے۔ چونکہ کل کے انتظام کے باوجود سب اصحاب تک سٹیج پر کھڑے ہو کر بولنے والوں کی آواز نہ پہنچ سکی تھی۔ اس لئے یہ تجویز کی گئی۔ کہ سٹیج کے اوپر سائبان تان دیا جائے۔ اس میں آدھ گھنٹہ کے قریب وقت صرف ہو گیا۔ اور جلسہ کی کارروائی ۸½ بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ اور پھر جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب کو اس منصب پر مقرر فرمایا۔ کہ وہ تقریریں کرنے والوں کو باری باری بولنے کی اجازت دیتے رہیں گے۔ اس کے متعلق حضور نے یہ بھی فرمایا چونکہ چودہری صاحب ایک سب کمیٹی کے پریزیڈنٹ ہیں۔ اس لئے جب وہ اپنی کمیٹی کی رپورٹ پڑہیں گے۔ اسوقت خان صاحب منشی فرزند علی صاحب ان کی جگہ کام کرینگے۔

اس کے بعد حضور نے سوالات کرنے کی اجازت دی اور بعض اصحاب نے سوالات کئے۔ جن کے جواب متعلقہ صیغوں کے ناظر صاحبان نے دیئے۔ پھر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے بوجہ جناب چودہری فتح محمد صاحب پریزیڈنٹ سب کمیٹی دعوت و تبلیغ کی آنکھیں دُکھنے کے سب کمیٹی کی رپورٹ سُنائی۔ اور پھر ایک ایک معاملہ زیر بحث لایا گیا۔

اس صیغہ کی رپورٹ میں اور نہ صرف اس صیغہ کی رپورٹ میں بلکہ اس سال کی تمام مجلس شوریٰ میں ایک تجویز جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختلف شہروں میں تشریف لیجانے کے متعلق تھی۔ نہایت پرجوش اور معرکۃ الآراء گفتگو ہوئی۔ جس کے متعلق مفصل آیندہ لکھا جائے گا۔

سب کمیٹی دعوت و تبلیغ کی کارروائی ختم ہونے پر اجلاس نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہوا۔ آدھ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور میں نمازیں پڑھائیں۔ اور پھر معاً اجلاس شروع ہو گیا۔ اور سب کمیٹی بیت المال کی رپورٹ جناب مفتی محمد صادق صاحب نے پیش کی۔ جس پر احباب نے گفتگو کرنے کے بعد اپنی آراء دیں اور حضرت خلیفۃ المسیح اپنی منظوری عطا فرماتے رہے۔ پھر بجٹ پیش ہوا۔ مئی ۱۹۲۶ء سے اپریل ۱۹۲۷ء تک کا آمد کا بجٹ ۲۴۳۸۹۲ اور خرچ کا ۲۴۳۴۴۹ حضور نے نمائندگان کے مشورہ کے بعد منظور فرمایا۔

اس صیغہ کی کارروائی ختم ہونے پر چونکہ مغرب کا وقت ہو گیا تھا۔ اور بہت سے احباب مقامی اور کچھ بیرونی روزہ سے تھے۔ اس لئے حضور نے روزہ افطار کرنے کے لئے چند منٹ دیئے۔ اور حضور کے لئے جو افطاری آئی تھی۔ اسی میں شریک ہو جانے کا ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد کارروائی پھر شروع ہو گئی۔ اور سب کمیٹی مقبرہ بہشتی کی رپورٹ برائے غور پیش ہوئی۔ جو جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب نے پیش فرمائی اس کی تجاویز میں سے بھی ایک پر نہایت مفصل گفتگو ہوئی جو وصیت کرنے والوں کے حصہ وصیت کی حد مقرر کرنے یا نہ کرنے کے متعلق تھی۔ اور یہ اس مشاورت کی دوسری تجویز تھی جسپر مخالف و موافق پر زور تقریریں ہوئیں۔ اس کے متعلق بھی مفصل آیندہ لکھا جائے گا۔ آخر گیارہ بجے رات کے حضور نے مختصر سی تقریر اور دعا کے بعد جلسہ برخاست فرمایا۔ اسوقت حضور نے بعض ان احمدی تاجروں کے متعلق جو اپنی تجارتی اشیاء احمدیہ نمائش میں لائے تھے۔ اعلان کرتے ہوئے فرمایا شمس الدین صاحب لوچھوال کے رہنے والے ہیں۔ آگرہ نخونیہ بازار میں بوٹوں کی تجارت کرتے ہیں۔ مخلص آدمی ہیں۔ احباب ان سے مال منگا سکتے ہیں۔ اُمید ہے۔ وہ باکفایت اور عمدہ مال بہم پہنچائینگے ایک اور دوست مستری فیض احمد صاحب جموں کے ہیں۔ جو پرانے مخلص ہیں۔ تالے۔ چاقو۔ چھریاں وغیرہ بناتے ہیں۔ فرنیچر بھی رکھتے ہیں۔ جن کو ضرورت ہو۔ منگا سکتے ہیں۔ اُمید ہے۔ مستری صاحب دیانتداری سے معاملہ کرینگے۔ پھر عبدالحکیم صاحب مالک نگر بھاگلپور کے ٹسری کپڑوں کے متعلق اور غلام نبی صاحب سگرامرتسر کے مسی برتنوں کا اعلان ہوا۔ اور اسپر جلسہ ختم ہوا۔

اب کے پنجاب کے مختلف مقامات کی جماعتوں کے قائم مقاموں کے علاوہ سندھ۔ بہار۔ بنگال اور یو۔ پی کے نمائندگان بھی موجود تھے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دیگر صوبجات کی احمدیہ انجمنوں نے بھی اپنے نمایندے مرکزی مجلس مشاورت میں بھیجنے کی اہمیت محسوس کرنا شروع کر دی ہے۔ اُمید ہے آیندہ اور بھی زیادہ اس طرف توجہ کی جائیگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمایندگان جماعت کو جس آزادی سے اپنی آراء پیش کرنے کا موقعہ بخشا۔ اس کا کسی قدر مفصل ذکر تو آیندہ انشاء اللہ کیا جائے گا۔ اس وقت صرف اتنا بتا دیا جاتا ہے کہ حضور نے سوائے اس تجویز کے جو حضور کے باہر شہروں میں تشریف لیجانے کے متعلق تھی ہر تجویز کے متعلق کثرت رائے کو شرف منظوری عطا فرمایا۔ حتیٰ کہ ایک ایسی تجویز جسے حضور مناسب خیال فرماتے تھے۔ اس کے متعلق بھی کثرت رائے کو ہی منظور فرمالیا۔ جو بعد میں خود نمایندوں کی متعدد التجاؤں اور درخواستوں کے بعد نامنظور فرمائی۔

اس دفعہ مشاورت کے موقعہ پر احمدیہ نمائش ایک نئی چیز تھی۔ جو بالکل ابتدائی کوشش ہونے کی وجہ سے مختصر پیمانہ پر تھی چند اصحاب نے اپنی ساختہ اشیاء اور دوائیاں نمائش میں رکھی تھیں اسکے علاوہ ایک علیحدہ کمرہ میں ولایتی اخباروں کے فائل رکھے گئے جنمیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے حالات درج تھے۔ بعض مخلص نومسلم اصحاب کی اصل تحریریں فوٹو اور بعض تبلیغی رپورٹیں پیش کی گئیں۔ اس میں خاص چیز جو تھی۔ وہ قرآن کریم کا ترجمہ تھا۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں۔ اس ترجمہ کے اصل مسودہ کا ایک حصہ رکھا گیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اور بہت سے مطبوعہ تراجم بھی تھے۔ تاکہ موازنہ کیا جا سکے۔

مجلس مشاورت کے وقت کی قلت اور معاملات کی کثرت اور اہمیت کی وجہ سے ہر سال ایجنڈا کی کارروائی ختم نہیں ہو سکتی۔ اسوجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ خیال بھی ظاہر فرمایا کہ یا تو مجلس مشاورت ایسے موقعہ پر منعقد کی جایا کرے کہ دوستوں کو زیادہ دن ٹھہرنے کا موقعہ مل سکے یا پھر سال میں دو بار ہوا کرے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
یوم جمعہ - قادیان دارالامان - ۹ر اپریل سنہ ۱۹۲۶ء

مہارانی دروپدی کے کتنے پتی تھے

آریہ صاحبان آئے دن اسلام کے مسئلہ تعدد ازدواج پر اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ ان کے رشی اور بزرگ نہ صرف اس مسئلہ کو غیر محدود وسعت دیکر اسپر عمل کرتے رہے ہیں۔ بلکہ اس کے خلاف اس قسم کی مثالیں بھی ہندوؤں کی مقدس مذہبی کتب سے ملسکتی ہیں۔ کہ ایک عورت کے متعدد خاوند ہوتے رہے ہیں۔ جو نہ صرف مردانہ غیرت اور حمیت کو فنا کردینے والی بات ہے۔ بلکہ طبعی طور پر بھی خلاف فطرت ہے۔

ایک عورت کے کئی خاوندوں کی بہت بڑی اور مشہور مثال مہارانی دروپدی جی کی ہے۔ جو پانچوں پانڈوں کی مشترکہ بیوی تھیں۔

چونکہ ایک عورت کے کئی خاوند ہونے ایسی بات ہے۔ جو انسانی طبیعت پر بوجھل اور گراں معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے ان ہندو صاحبان کی جو آریہ خیالات رکھتے یا آریوں کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے اپنی مذہبی روایات میں تغیر و تبدل کرنا معمولی بات سمجھتے ہیں۔ یہ کوشش ہے۔ کہ مہارانی دروپدی جی کے مشہور واقعہ کو بھی کسی نہ کسی طرح غلط اور بناوٹی قرار دے دیں لیکن تاحال وہ اپنی اس سعی میں کامیاب نہیں ہوسکے کیونکہ ان کی تردید اور پرزور تردید کرنے والے ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو اس واقعہ کی صداقت کو مشتبہ نہیں ہونے دینا چاہتے۔

اخبار "سدرشن" لاہور (۷ر مارچ) میں ایک مضمون شائع ہوا۔ جس میں چند اور دلیلوں کے علاوہ اس بنا پر اس واقعہ کا انکار کیا گیا کہ:۔

"مہابھارت بقول مہاسنی دید ویاس جی ۲۴۰۰۰ شلوکوں سے تیار کی گئی تھی آج اس میں ایک لاکھ شلوک پائے جاتے ہیں۔ لہٰذا یہ مہربانی وام مارگیوں کی ہے۔"

یعنے مہابھارت میں دروپدی جی کے متعلق جو یہ لکھا ہے کہ ان کے پانچ پتی تھے۔ یہ وام مارگیوں نے بعد میں زائد کر دیا ہے اصل واقعہ یہ نہیں ہے۔ لیکن اسی اخبار کے ۲۴ر مارچ سنہ ۱۹۲۶ء کے پرچہ میں ایک اور مضمون شائع ہوا۔ جس میں لکھا گیا ہے۔

"مہابھارت میں بیسیوں واقعات ایسے درج ہیں۔ جن سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ دروپدی مہارانی کے پانچ ہی پتی تھے۔ آج کل کے مہاشہ گنوں کا دستور ہے۔ کہ جو بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی یا ان کے مت کے خلاف ہوتی ہے۔ تو وہ جھٹ کہہ ڈالتے ہیں کہ یہ بات وام مارگیوں نے پیچھے سے لکھ کر اس گرنتھ میں ڈال دی ہے۔ ہندوؤں کے چار وید اور چار ہی اوپ وید اور برہمن ہیں۔ اٹھارہ سمرتیاں اور اٹھارہ ہی اوپ سمرتیاں ہیں۔ مہابھارت ان کے علاوہ ہے۔ ایک سو سے زائد اوپ نشدین ہیں۔ چھ شاستر اور بے شمار مستند گرنتھ ہیں۔ تبت سے لیکر کنیا کماری تک۔ ڈھاکہ سے لے کر کشمیر اور دوارکا تک بھارت کے کونے کونے میں یہ سب موجود تھے۔ مگر ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی۔ کہ وام مارگیوں کے زمانہ میں نہ ریل جاری تھی۔ اور نہ تار گھر موجود تھا۔ تو انہوں نے کس طرح بھارت جیسے وسیع ملک کے گوشہ گوشہ سے سب پراچین گرنتھوں کو جمع کر کے بھاری سمندر میں پھینک دیا اور ان کی جگہ سب ملاوٹ والے گرنتھ رچکر ان کو بھارت کے گرام گرام میں پہنچا دیا۔ ان مہاشہ گنوں کے نزدیک ویدوں سے لے کر بیاہ کی پدھتی تک ایک بھی گرنتھ ایسا نہیں ہے۔ جس کو وہ ملاوٹ سے خالی سمجھتے ہوں"

اخیر میں لکھا ہے:۔

"آج کل بھی تبت اور بہت سے پہاڑی علاقوں میں ایک عورت کے سب حقیقی دیور خاوند ہوتے ہیں"

ان سطور سے ظاہر ہے۔ کہ راسخ الاعتقاد ہندو صاحبان نہ صرف مہارانی دروپدی کے واقعہ کو بالکل درست اور صحیح یقین کرتے ہیں۔ بلکہ وہ اس زمانہ میں بھی ایسی مثالیں رکھتے ہیں۔ کہ ایک عورت کے سب حقیقی دیور اس کے خاوند ہوتے ہیں۔ اور یہ بالکل درست ہے۔ کیونکہ کئی ہندو قوموں میں اس قسم کا رواج پایا جاتا ہے۔ جس کا علم ہے۔ اب زبانی طور پر وہ لوگ خود بھی اقرار نہ کریں۔ لیکن عملی طور پر وہ اس کے پابند ہیں۔

پانڈو اپنے وقت میں معمولی آدمی نہ تھے۔ بلکہ بالفاظ سدرشن وہ "ہندو قوم کے نامی گرامی سردار اور مہاراجہ ہو گذرے ہیں" ان کے متعلق یہ تو کہا نہیں جاسکتا۔ کہ انہیں علیحدہ علیحدہ بیویاں میسر نہ آسکتی تھیں۔ اس لئے پانچوں ایک پتنی پر اکتفا کرنے کے لئے مجبور تھے۔ اور نہ یہ خیال کیا جاسکتا ہے۔ کہ وہ اپنے زمانہ میں ایک ایسے فعل کے مرتکب ہوئے جس کے مذہبی طور پر جائز اور روا ہونے کے لئے ان کے پاس کوئی پرمان نہ ہوگا۔ ضرور انہوں نے اپنے طریق عمل کو ہندو دہرم کے رو سے بالکل جائز اور درست سمجھا ہوگا۔ اسی لئے اسپر عمل کیا ہوگا۔ اور اسوقت کے ہندوؤں نے بھی اسی وجہ سے اس کے خلاف آواز اٹھانے کی ضرورت نہ سمجھی ہوگی۔ ورنہ ان کی رعایا ایک ایسا فعل جو دہرم کے خلاف ہوتا۔ ہرگز گوارا نہ کرتی۔ اور اسپر شور برپا کرتی۔ مگر اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

یہ سب امور ظاہر کرتے ہیں۔ کہ پانڈوں نے جو کچھ کیا اپنے دہرم کے مطابق اور جائز سمجھ کر کیا۔ جسے اس زمانہ کے ہندو رشیوں اور منیوں نے بھی جائز قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوؤں میں اب بھی اس کا رواج پایا جاتا ہے۔ اور اگر نہ بھی پایا جائے تو بھی ہندو اپنے بزرگوں کے افعال کو ہندو دہرم کے خلاف قرار دینے کا قطعاً حق نہیں رکھتے۔

اصل بات یہی ہے۔ کہ ہندو دہرم نے ایک عورت کے کئی خاوند ہونا کوئی معیوب بات قرار نہیں دی۔ اور پراچین ہندو اسپر علی الاعلان عمل کرتے رہے ہیں۔ لیکن اب چونکہ اس بات کو معیوب اور غیرت کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے آریہ یا آریہ خیالات کے ہندو ان باتوں کے وجود سے انکار کر دیتے ہیں۔

سب سے قدیم مذہب رکھنے کا دعویٰ کر کے اسپر فخر کرنے والوں میں جب اس قسم کی باتیں دیکھی جاتی ہیں۔ جن کا موجودہ زمانہ میں یا تو وہ سرے سے انکار کر دیتے ہیں۔ یا اگر اپنی کتب کی موجودگی میں انکار کی گنجائش نہ دیکھ کر اقرار کرتے ہیں۔ تو انہیں اپنے لئے قابل عمل نہیں قرار دیتے تو اسلام کی صداقت اور حقانیت کا بہت بڑا ثبوت ملتا ہے۔ کیونکہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس کی کوئی بات ایسی نہیں۔ جو مسلمانوں کے لئے شرم و ندامت کا سامان مہیا کرے۔ اور جس کا انکار کئے بغیر ان کے لئے چارہ نہ ہو۔ اسلام کی ہر ایک بات اور ہر ایک حکم آج بھی اسی طرح قابل عمل ہے۔ جس طرح اسوقت تھا۔ جب اسلام نازل ہوا۔ اور قیامت تک اسی طرح رہے گا۔ کیونکہ یہ صرف اسلام ہی کے متعلق خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اکملت لکم دینکم۔ مکمل دین اسلام ہی ہے ٭

رُوس میں رہبانیت کا خاتمہ

گذشتہ پرچہ میں یہ خبر شائع کی جاچکی ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ رُوس کے پادریوں کی ایک مجلس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ روس میں رہبانیت کا بالکل خاتمہ کر دیا جائے۔ مجلس مذکور نے حکم دیا ہے کہ راہبوں کو چاہیئے۔ کہ اپنی قسموں کو توڑ دیں۔ کیونکہ رہبانیت زمانہ حاضرہ کی ضروریات کے مطابق نہیں ہے۔

اصل بات تو یہ ہے کہ رہبانیت کسی بھی زمانہ کی ضروریات کے مطابق نہیں ہے۔ اور نہ کبھی ہوسکتی ہے۔ کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالےٰ نے مخلوق کی پیدایش کے لئے جو طریق اور قاعدہ رکھا ہے

اسکی مخالفت کرنا کسی ایسے مذہب کی تعلیم ہو سکے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ ایک طرف خدا تعالیٰ کا انسانی نسل کے قیام کا ایک طریق مقرر کرنا اور دوسری طرف اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو اپنا مقرب بنانا قطعاً متضاد اور متخالف باتیں ہیں۔

پس رہبانیت کو نہ خدا تعالیٰ نے کبھی جائز قرار دیا۔ اور نہ اس کے پابند خدا کے مقرب کہلانے کے مستحق ہیں۔ بلکہ یہ ایک ایسا طریق ہے۔ جو ایک طرف تو انسانی نسل کی تباہی و بربادی کا باعث بنتا ہے۔ اور دوسری طرف بداخلاقی کا موجب ہوتا ہے۔ ہمیں ان واقعات کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ جو راہب مردوں اور راہبہ عورتوں کے متعلق ظہور میں آتے رہتے ہیں اور نا ممکن ہے۔ کہ ان کا انسداد ہو سکے۔ پس روس کے پادریوں نے اس بارے میں جو فیصلہ کیا ہے۔ وہ بالکل مناسب اور موزون فیصلہ ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی انہوں نے عیسائیت کا بھی فیصلہ کر دیا ہے۔ جو رہبانیت کو ایک مقدس اور بابرکت فعل قرار دیتی ہے۔ اور جو اسے اختیار کرے۔ اس کا خاص درجہ سمجھتی ہے۔

تعلیم اسلام کے سامنے عیسائیت کے جھکنے کی یہ ایک تازہ مثال ہے۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے رہبانیت کو ناپسند کیا۔ اور اس سے روکا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ لا رھبانیۃ فی الاسلام۔ اسلام میں کوئی رہبانیت نہیں ہے۔ اب عیسائی دنیا بھی ضروری سمجھتی ہے۔ کہ اس نقصان رسان طرز عمل کو ترک کر دیا جائے۔

اس بارے میں ہمارے ان ہندو دوستوں کو بھی غور کرنا چاہیئے جو مجرد رہنے کو بڑا کارنامہ سمجھتے۔ اور مجرد انسان کو مہاتما قرار دیتے ہیں ؎

جمعیتہ العلماء کا ترجمہ قرآن

جمعیتہ العلماء ہند نے قرآن کریم کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ کا اپیل کیا ہے اور اس کے لئے جگہ بجگہ کمیٹیاں بنائی جا رہی اور مختلف طریقوں سے روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن اس کے متعلق جو بات سب سے ضروری تھی اس کا کہیں ذکر نہیں کیا گیا۔ یعنے یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ غیر زبانوں میں ترجمہ کون کریگا کوئی ایک شخص ہوگا یا متعدد اشخاص ہونگے۔ اور وہ کسی پہلے اردو ترجمہ کو دوسری زبان میں منتقل کر دینگے۔ یا اردو میں کوئی نیا ترجمہ کرنے کے بعد پھر اسے دیگر زبانوں میں ڈھالا جائیگا۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ باتیں بہت ضروری ہیں۔ اور چندہ جمع کرنے سے قبل پبلک کو معلوم ہونی چاہئیں۔ اسی طرح اس بات کا بھی اطمینان ہونا چاہیئے۔ کہ ایک لاکھ روپیہ کی جو رقم اکٹھی کی جائیگی۔ وہ محفوظ ہاتھوں میں ہوگی۔ اور اسمیں سے ایک پیسہ بھی کسی ایسی جگہ خرچ نہیں ہوگا۔ جو اصل کام سے تعلق نہ رکھتی ہو۔ اس بات کی ضرورت ایک تو اس وجہ سے ہے۔ کہ چونکہ علماء حساب کتاب کی الجھنوں میں پڑنا اپنے اوقات گرامی کو ضائع کرنا سمجھتے ہیں۔ اس لئے امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ اتنی بڑی رقم کا کوئی باقاعدہ اور تسلی بخش حساب رکھ سکیں۔ دوسرے مسلمانوں کے پہلے فنڈوں اور خاصکر خلافت فنڈ کو جس بے دردی اور غیر دیانتداری سے ضائع اور برباد کیا گیا ہے۔ اس نے لوگوں کے دلوں میں چندہ کی اپیلیں کرنے والوں کے متعلق بہت سے شکوک اور شبہات پیدا کر رکھے ہیں۔ اور اب وہ بمشکل کسی کو امین سمجھ کر اپنا مال اس کے سپرد کرنے کے لئے تیار ہو سکیں گے ؎

پس ہم جمعیتہ العلماء کو یہ ضروری مشورہ دیتے ہیں۔ کہ اتنی بڑی رقم کے فراہم کرنے سے قبل ان باتوں کے متعلق پبلک کو اطمینان دلائے۔ اور پھر چندہ کے لئے ہاتھ پھیلائے۔

ہندو دھرم کیا ہے؟

ہندو دھرم ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس کے پیرووں کو آج تک یہ بھی معلوم نہیں ہے۔ کہ ان کے مذہب کی اصل تعریف کیا ہے۔ اور وہ کونسے بنیادی عقائد ہیں۔ جن کے ماننے والے کو ہندو کہا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اخبار "آریہ ودت" (۲۰ مارچ) کان پور لکھتا ہے:۔

"ہندوؤں کا عقیدہ کوئی معین عقیدہ نہیں ہے۔ کوئی شخص جو ایشور کو مانتا ہے۔ اور کوئی شخص کہ جو ایشور کو نہیں مانتا۔ ہندو ہو سکتا ہے۔ کوئی شخص جو ویدوں کو الہامی مانتا۔ اور کوئی شخص کہ جو ایسا نہیں مانتا۔ ہندو ہو سکتا ہے۔ کوئی جو تناسخ کا قائل ہے۔ اور کوئی جو تناسخ کا قائل نہیں۔ اپنے کو ہندو کہہ سکتا ہے۔ پیر پرستی۔ درخت پرستی توہمات پرستی۔ قبر پرستی۔ سب کچھ کرتے ہوئے آپ ہندو رہ سکتے ہیں۔ ایک دفعہ اخبار لیڈر میں اس سوال کے جواب میں کہ ہندو کسے کہہ سکتے ہیں۔ ملک کے متعدد ہندو اصحاب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ جس کا لب لباب یہ تھا۔ کہ ہندو کی تعریف کرنا مشکل ہے۔"

ان حالات میں کون فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ ہندو دھرم کیا ہے۔ اگر کوئی ایشور کو مانے۔ تو بھی ہندو۔ نہ مانے تو بھی ہندو۔ ویدوں کو الہامی مانے تو بھی ہندو۔ نہ مانے تو بھی ہندو۔ تناسخ کا قائل ہو۔ تو بھی ہندو۔ نہ قائل ہو تو بھی ہندو۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو دھرم صرف ایک نام رہ گیا ہے۔ جس کے اندر کچھ بھی حقیقت نہیں ہے لیکن باوجود اس کے ہندوؤں میں قومی طور پر جو اتحاد اور سنگٹھن پایا جاتا ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ مسلمان اس سے سبق حاصل کریں۔

کام کرنیوالوں کی حوصلہ افزائی

چند دن ہوئے۔ ایک مشہور انگریز ہوا باز کو جس نے انگلستان سے کیپ ٹاؤن تک ہوائی سفر بہت سی تکالیف اور مشکلات برداشت کرتے ہوئے کیا۔ ملک معظم نے ایک موقع پر خود مبارکباد دی اور ہر طرف سے اسکی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس کا ذکر کرتا ہوا معاصر ہمدرد (۷ مارچ) لکھتا ہے:۔

"یہ اس قوم کا طرز عمل ہے۔ جو میدان ترقی میں بہت سی اقوام سے آگے ہے۔ اور اس کی تمام تر کامیابی کا راز صرف اس کے اسی اصول میں پوشیدہ ہے کہ کام کرنے والوں کی ہمت افزائی کی جائے۔ اس کے برخلاف جب ہم اپنی قوم کے طرز عمل پر نگاہ ڈالتے ہیں تو بجز تاریکی کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مادر وطن کے باہمت اور قوی دل فرزند صدہا امنگیں اور ولولے دل میں لے کر اٹھتے ہیں۔ اور اپنی بساط اور استعداد کے موافق بڑے بڑے کام کرتے ہیں لیکن افسوس جب وہ یہ دیکھتے ہیں۔ کہ قدر افزائی اور ہمت افزائی تو درکنار قوم انہیں گالیاں دینے اور ان کے نام پر لعنت بھیجنے کو تیار ہے۔ تو ان کے دل بیٹھ جاتے ہیں۔ ان کی ہمتیں پست پڑ جاتی ہیں۔ اور ان کے حوصلے اور ولولے سب مردہ ہو جاتے ہیں۔"

بلاشبہ مسلمانوں کی حالت ایسی ہی ہے۔ کہ وہ اپنے کسی بڑے سے بڑے ہمدرد اور ان کے فوائد کی خاطر کام کرنیوالے کی قدر کرنے کی اہمیت نہیں رکھتے۔ آج وہ جسے آنکھوں پر بٹھاتے ہیں۔ کل اسے گالیوں کا نشانہ بناتے ہیں۔ اسی لئے ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ سیاسی معاملات میں پڑنے اور سیاسی حقوق کے حصول کی کوشش کرنے سے قبل مسلمانوں کی تربیت اور ان کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اور جب تک اس طرف توجہ نہ کی جائے گی۔ اور مسلمانوں کو اپنے حقیقی محسنوں اور ہمدردوں کی قدر کرنے کی اہمیت نہ سمجھائی جائیگی۔ اسوقت تک مسلمانوں کا ترقی کرنا تو الگ رہا۔ زندہ رہنا بھی مشکل ہے ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک کی برکات

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۲۰ر اپریل ۱۹۲۶ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے

بہت سی برکات

لے کر آتا ہے۔ میں نے پچھلے جمعہ کے خطبہ میں بتایا تھا۔ کہ درحقیقت رمضان میں انسان ان صفات میں کہ جن میں بشریت اس میں سب سے بالکل ممتاز ہوتی ہے۔ اور رنگ نظر آتی ہے اپنے مولا اور اپنے پیدا کرنے والے کی مشابہت پیدا کرتا ہے اور اس طرح یہ سبق حاصل کرتا ہے۔ کہ اگر انسان ان صفات میں خدا تعالےٰ کے مشابہ ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ بوجہ محبت اور اخلاص کے۔ جن میں اس کی بشریت بالکل ممتاز ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ان

صفات میں مشابہ

ہونے کی کوشش نہ کرے۔ جن میں وہ خدا تعالےٰ کے مشابہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سمیع ہے۔ اور انسان بھی سمیع ہو سکتا ہے۔ لیکن اپنی طاقت کے دائرہ کے اندر اندر۔ اسی طرح خدا تعالےٰ بصیر ہے۔ اور انسان بھی بصیر ہو سکتا ہے۔ سمع کی طاقت کا پیدا کرنا انسان کی زندگی اور بشریت کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ عین مطابق ہے۔ اسی طرح انسان کا علیم ہونے کی کوشش کرنا۔ اس کی زندگی کو تباہ نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے لئے ضروری ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کی یہ صفت کہ وہ کھاتا پیتا نہیں اگر انسان حاصل کرنا چاہے۔ تو مر جائے گا۔ کیونکہ

انسان کی بناوٹ

ہی ایسی ہے۔ کہ اگر وہ اس بارے میں خدا تعالےٰ کی نقل کریگا۔ تو تباہ ہو جائے گا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کی یہ صفت ہے۔ کہ وہ جوڑے کا محتاج نہیں۔ لیکن اگر انسان اس میں خدا تعالےٰ کی مشابہت اختیار کرنا چاہے۔ تو اس کی نسل مٹ جائے گی۔ پھر کیا یہ عجیب بات نہیں ہے۔ کہ انسان خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت وہ صفات تو پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ کہ اگر ان میں پوری پوری نقل کرے۔ تو تباہ و برباد ہو جائے۔ مگر ان صفات کو پیدا کرنے کی کوشش نہ کرے۔ جن کے پیدا کرنے سے وہ نہ صرف تباہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی

زندگی کا تقاضا

ہے۔ کونسا انسان ہے۔ جسے خدا تعالےٰ کہتا ہے۔ کھانا چھوڑ دے۔ اور وہ بالکل چھوڑ دے۔ تو نہ مرے۔ اور کونسا انسان ہے۔ جسے خدا کہتا ہے۔ پینا چھوڑ دے۔ اور وہ بالکل چھوڑ دے۔ تو نہ مرے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کہتا ہے۔ اگر مرد ہے۔ تو عورت کے پاس نہ جائے۔ اور اگر عورت ہے۔ تو مرد کے پاس نہ جائے۔ اس پر مستقل عمل کیا جائے۔ تو نسل تباہ ہو جائے اور یہ تینوں باتیں ایسی ہیں۔ کہ انسان کی تباہی کا باعث بن سکتی ہیں۔ مگر جب خدا تعالےٰ ان کے چھوڑنے کا حکم دیتا ہے۔ تو انسان روزہ رکھ کر چھوڑ دیتا ہے۔ آگے خدا کہتا ہے۔ کہ روزہ کھول تو کھولتا ہے ورنہ وہ تو اپنی طرف سے یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ اگر خدا کہے۔ روزہ نہ کھول۔ تو نہ کھولوں گا۔ اور مر جاؤں گا۔ اگر خدا کہے۔ عورت کے پاس مرد نہ جائے۔ اور مرد کے پاس عورت تو وہ نہ جائیں گے۔ اور نسل تباہ ہو جائے گی۔ مگر چونکہ خدا تعالےٰ اجازت دیتا ہے۔ اس لئے ایسا کیا جاتا ہے۔ پس جب روزہ رکھ کر انسان ان احکام کی تعمیل کرتا ہے۔ جن سے اس کی

موت لازمی

ہے۔ تو پھر وہ امور جن سے اس کی زندگی وابستہ ہے۔ ان کو اگر نہ کرے۔ تو ماننا پڑے گا۔ جو رمضان میں یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ میں خدا کی مشابہت اختیار کرنے کے لئے کھانا پینا اور تعلقات مرد و عورت چھوڑتا ہوں۔ یہ اس کا تمسخر ہوتا ہے۔ اور محض دھوکہ ہوتا ہے۔ کیا کسی کے متعلق یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ

کسی کی خاطر موت

قبول کرنے کے لئے تو تیار ہے۔ لیکن اگر وہ اس سے پیار کرے۔ تو پیار کرانے کے لئے تیار نہیں۔ یا یہ کہ فلاں کے لئے فلاں شخص اپنا مال لٹوانے کے لئے تو تیار ہے۔ لیکن اگر وہ اس پر احسان کرے۔ تو اسے ردّ کر دے گا۔ یہ بات نہیں مانی جا سکتی۔ اور اگر مانی جا سکتی ہے۔ تو معلوم ہوا۔ اس شخص کے افعال مجنونانہ ہیں۔ یا ان میں کوئی اس کی مخفی غرض ہے۔ اس میں

حقیقی اخلاص

نہیں۔ تو رمضان حقیقی فرمانبرداری کی طرف توجہ دلاتا ہے اور ساتھ ہی دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اور انسان پر اس کے نفس کا دھوکہ ظاہر کر دیتا ہے۔ انسان کہتا ہے۔ میں رات کو تہجد کے لئے نہیں اٹھ سکتا۔ اس وقت میرے لئے اٹھنا مشکل ہوتا ہے۔ مگر رمضان میں وہ اٹھتا ہے کیونکہ اور لوگ بھی اٹھ رہے ہوتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر یا ان کی نقل کے لئے اٹھتا یا کھانا کھانے کے لئے اٹھتا ہے۔ کیونکہ سمجھتا ہے۔ اگر میں سحری کو کھانا نہ کھاؤں گا۔ تو دن بھر بھوکا رہوں گا۔ پس جب کہ رمضان میں انسان سحری کے وقت اٹھ سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اور دنوں میں نہ اٹھ سکے۔ پس رمضان کا مہینہ ایسے انسانوں کو شرمندہ کرتا ہے۔ اور بتاتا ہے۔ کہ تمہارے اندر طاقت ہے۔ کہ اور راتوں کو بھی اٹھ کر خدا تعالےٰ کے آگے

سر بسجود

ہو سکو۔ یہ کہنا کہ اٹھ نہیں سکتے۔ یہ صحیح نہیں۔ تم سستی سے نہیں اٹھتے۔ اگر تم ایک مہینہ کھانا کھانے کے لئے سحری کے وقت اٹھ سکتے ہو۔ تو باقی گیارہ مہینے عبادت کے لئے کیوں نہیں اٹھ سکتے۔ تو رمضان کا مہینہ بتاتا ہے۔ کہ

دعا کرنے کیلئے بہترین موقعہ

سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے۔ جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے۔ کہ جو آئے لے جائے۔ ان دنوں خدا تعالےٰ بھی اپنی

برکتوں اور رحمتوں کے دروازے

اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ آؤ اور لے جاؤ۔ ہاں اس کے ساتھ یہ شرط ضروری ہے۔ کہ تمہارا کوئی مطالبہ قانون الٰہی کے خلاف نہ ہو۔ اور جن باتوں سے خدا تعالےٰ نے خود روک دیا ہے۔ ان کا مطالبہ نہ ہو۔ پھر خدا پر پورا یقین اور اس کی بخشش پر کامل بھروسہ ہو۔ ورنہ جو ڈرتے ہوئے اور ناامید دل کے ساتھ خدا کے حضور جاتا ہے۔ وہ ناکام آتا ہے۔ کیونکہ وہ

خدا تعالےٰ پر بدظنی

کرتا ہے۔ اور بدظنی کرنے والا سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ وہی انعام لے کر آتا ہے۔ جو وثوق اور یقین کے ساتھ جاتا ہے۔ اور وہ کبھی ناکام نہیں لوٹتا۔ اور کبھی ناکام نہیں آتا۔ خدا تعالےٰ کو اپنی طاقتوں کے متعلق غیرت آتی ہے۔ وہ کہتا ہے۔ جب بندہ عجز اور انکسار کے ساتھ میرے سامنے آیا ہے۔ تو یہ میری الوہیت کی شان کے خلاف ہے۔ کہ میں اسے ناکام کروں۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اس مبارک مہینہ میں دعائیں کرو۔ اور وثوق اور یقین کے ساتھ کرو۔ بہت لوگ شکوہ کرتے ہیں۔ کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ مگر وہ جانتے نہیں۔ کہ دعا کس وثوق اور

کس یقین کے ساتھ کرنی چاہیئے۔ خدا تعالےٰ رمضان کے ذکر میں فرماتا ہے۔ واذا سألک عبادی عنی فانی قریب میرے بندے اگر میرے بارہ میں سوال کریں۔ تو انہیں کہو۔ میں تو بالکل قریب ہوں ؛

اس میں یہ حکمت بیان کی گئی ہے۔ کہ انسان کو اپنی

زندگی کی بنیاد

محبت پر رکھنی چاہیئے۔ اور دعاؤں کی بنیاد بھی محبت پر ہی ہے دعا انسان اس لئے نہ مانگے۔ کہ مجھے یہ چیز مل جائے۔ یا وہ چیز مل جائے۔ بلکہ اس لئے مانگے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ سے نہ مانگوں تو اور کس سے مانگوں۔ نیتوں سے کاموں کے انجام میں بھی بہت بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ بسا اوقات انسان ایک چیز اس لئے مانگتا ہے۔ کہ تعلق پیدا ہو جائے۔ ماں باپ سے بچہ بسا اوقات اسی غرض سے سوال کرتا ہے۔ بچہ جب ماں باپ سے کوئی چیز مانگتا ہے۔ تو اس لئے کہ اس کا دل چاہتا ہے۔ ماں باپ سے مانگوں۔ اور ان سے چمٹوں۔ ورنہ اس چیز کی اسے ضرورت نہیں ہوتی۔ اس وقت اتنی خواہش بچہ کو اس چیز کی نہیں ہوتی جو مانگ رہا ہوتا ہے۔ جتنی خواہش

ماں کی گود

میں بیٹھنے یا باپ سے پیار کرانے کی ہوتی ہے ؛

تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں۔ تو اس کی غرض خدا کو پانا ہو۔ نہ کہ کوئی اور چیز حاصل کرنا۔ بس جو سوال کرے۔ اور کچھ مانگے۔ اس کی حرص پر بنیاد نہ ہو۔ بلکہ محبت پر ہو۔ وہ سمجھے اگر فلاں چیز نہیں ملتی۔ تو نہ ملے۔ خدا سے باتیں تو ہو جائیں گی۔ میں اس قسم کی ایک مثال سناتا ہوں۔ جس سے

محبت کا ثبوت

ملتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کا وقت جب قریب آیا۔ اور آپ نے بعض رؤیا کی بنا پر معلوم کر لیا۔ کہ میری وفات قریب ہے۔ تو آپ نے ایک مجلس میں فرمایا۔ میں چاہتا ہوں۔ مجھ پر کسی کا حق نہ رہے۔ اس لئے اگر کسی کو مجھ سے کوئی ایسی تکلیف پہنچی ہو جو ناجائز ہو۔ تو آج مجھ سے اس کا بدلہ لے لے۔ تا قیامت کے دن مجھ پر اس کا حق نہ رہے۔ صحابہ نے

مختلف کیفیات قلبی

کے ماتحت اس بات کو مختلف رنگ میں سمجھا اور فائدہ اٹھایا۔ کسی نے تو اس سے یہ سمجھا۔ کہ اب آپ کی وفات کا وقت قریب ہے، کسی نے سمجھا۔ کیا اعلیٰ بات فرمائی ہے۔ کسی نے سمجھا کیا اعلیٰ سبق دیا ہے۔ دوسروں کے حقوق ادا کرنے کا۔ غرض ہر ایک نے اپنے اپنے رنگ میں فائدہ اٹھایا۔ کہ اسی دوران میں ایک صحابی کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ ایک دفعہ مجھے آپ سے تکلیف پہنچی تھی۔ میں اس کا بدلہ لینا چاہتا ہوں۔ یہ سنکر صحابہ کی

آنکھوں میں خون

اتر آیا ہوگا۔ انہوں نے خیال کیا ہوگا۔ اس نے کیسی بیہودہ بات کہی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کس قدر گستاخی کی ہے۔ کئی اس پر دانت پیستے ہونگے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت ہی اسے اپنا بدلا لینے کا خیال آیا۔ اور اس کا اس نے مطالبہ کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا بتاؤ کیا بات ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ایک دفعہ آپ جنگ کے موقعہ پر صف بندی فرما رہے تھے۔ تو آپ کی کہنی میری پیٹھ پر لگی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تو تم بھی مار لو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اس وقت میرا بدن ننگا تھا مگر آپ کے جسم پر کپڑا ہے۔ آپ نے کپڑا اٹھا دیا۔ اور کہا لو اب مار لو۔ یہ دیکھکر اس صحابی کی

آنکھوں میں آنسو

آ گئے۔ اور اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مطہر کو بوسہ دیتے ہوئے کہا۔ میں نے سمجھا تھا۔ حضور کی وفات قریب ہے۔ پھر اس مبارک جسم کے دیکھنے کا موقعہ نہ ملیگا اس لئے ایک دفعہ تو اسے چوم لوں ؛

دیکھو اس صحابی کا بھی یہ مانگنا تھا۔ اور اپنا حق مانگتا تھا۔ مگر اس کی اصل غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

جسم مبارک

کو دیکھنا اور بوسہ دینا تھی۔ تو بسا اوقات انسان ایک چیز مانگتا ہے۔ مگر اس کی غرض قرب اور محبت حاصل کرنا ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ باہر سے دوست آتے ہیں اور کہتے ہیں بہت ضروری کام ہے۔ جس کے لئے ملنا چاہتے ہیں۔ لیکن جب ملتے ہیں۔ تو کہتے ہیں یہی کام تھا۔ کہ آپ سے ملنا چاہتے تھے۔ تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اذا سألک عبادی فانی قریب۔ جس وقت میرے بندے میری بابت سوال کریں۔ یہ سوال نہیں کہ یہ ملے اور وہ ملے۔ بلکہ ان کا اصل مقصد یہ ہو۔ کہ خدا ملے۔ باقی جو کچھ ملے۔ وہ سب زائد ہے۔ تو ان سے کہو۔ میں ان کے قریب ہوں۔ ف بسا اوقات نتیجہ کے لئے آتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جتنی تڑپ ہو۔ کہ خدا کہاں ہے۔ اتنا ہی خدا نزدیک ہوتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ میرا حاصل کرنا مانگنے پر منحصر ہے۔ مجھے پکارو تو میں آ جاؤں گا۔ میں تو خود اس کا منتظر ہوں۔ کہ آواز دو۔ تو میں آؤں ؛

ایک دفعہ میں نے

ایک رؤیا

دیکھی۔ اس وقت میں چھوٹی عمر کا تھا۔ میں نے دیکھا۔ حضرت عیسےٰ ایک بچہ کی شکل میں ہیں۔ ایک چبوترہ ہے۔ جس کی سیڑھیاں سنگ مرمر کی ہیں۔ وہ اس قسم کا چبوترہ ہے۔ جس قسم کا امرتسر میں ملکہ وکٹوریا کے بُت کا ہے۔ اس چبوترہ سے ایک سیڑھی نیچے حضرت عیسےٰ کھڑے ہیں۔ اور آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ میں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ تو نظر آیا۔ آسمان سے ایک عورت اتری ہے۔ جس کے پر لگے ہوئے ہیں۔ اور بہت خوبصورت رنگوں کا لباس پہنے ہوئے ہے۔ وہ حضرت مریم ہیں۔ وہ بچہ کے پاس آکر کھڑی ہو گئی ہیں۔ اس وقت بچہ نے گھٹنہ ٹیک کر اپنا سر آگے کر دیا ہے۔ اور وہ کچھ نیچی جھکی ہیں اور بچہ کو پیار دیا ہے۔ اس وقت یہ الفاظ میری زبان سے نکلے Love creats love کہ محبت محبت سے پیدا ہوتی ہے۔ تو جب انسان خدا تعالےٰ کو پکارتا ہے۔ تو پھر

خدا تعالےٰ کی طرف سے رحمت

جاری ہوتی ہے۔ مگر فرمایا۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی کہ دو شرطیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے۔ کہ استجابت ہو۔ جس طرح بتایا گیا ہے۔ اس طرح مانگیں۔ اور دوسری یہ کہ یقین ہو۔ کہ ضرور دوں گا۔ ولیؤمنوا بی سے یہاں مراد ایمان نہیں ہے۔ کیونکہ جو دعا مانگے گا۔ وہ ایمان لایا ہی ہوگا۔ تب وہ مانگے گا۔ یہاں ایمان کے معنی یقین کے ہیں۔ بسا اوقات انسان دعا مانگتا ہے۔ مگر اس کی حالت شبہ کی ہوتی ہے۔ یا وقتی طور پر یقین پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس کی دعا قبول نہ ہو۔ تو کہتا ہے۔ قبول ہو ہی نہیں سکتی۔ حالانکہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ بعض اوقات

دعا کا قبول نہ ہونا

ہی اس کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اور اگر اسی طرح دعا قبول ہو جائے۔ جس طرح وہ مانگتا ہے۔ تو وہ کئی گناہوں میں مبتلا ہو جائے۔ اس کی دعا کو خدا تعالےٰ عبادت قرار دے دیتا ہے۔ اور اس رنگ میں قبول نہیں کرتا۔ جس طرح اس کی خواہش ہوتی ہے۔ مثلاً مقدمہ ہے۔ ایک شخص دعا کرے کہ مجھے اس میں کامیابی ہو۔ مگر اس کامیابی میں دوسرے کا حق اس کے قبضہ میں آتا ہو۔ تو خدا تعالےٰ اس کو دوسرے کا حق نہ دیدیگا۔ مگر اس کی یہ عبادت رد نہ جانے دیگا۔ کہیگا دوسرے کا حق تو نہیں دوں گا۔ مگر اس کا بدلہ اور دیدوں گا۔ تو دعا کے لئے ایک شرط تو یہ ہے۔ کہ ان اصول کے ماتحت مانگی جائے جو خدا تعالےٰ نے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرار دیئے ہیں۔ اور اس یقین سے مانگی جائے۔ کہ کبھی رد نہ ہوگی تو جو دعا خدا تعالےٰ کے قانون کے ماتحت مانگی جائے۔ وہ کبھی رد نہیں ہوتی۔ اور اگر رد ہوتی نظر

489

وصیت نمبر ۲۳۸۳

(۱۹-۱۵۸۴)

میں عبد اللہ ولد میاں غلام دین مرحوم قوم ارائیں ساکن چک ۲۷۶ ع ب رکھ برانچ تحصیل و ضلع لائل پور کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد یہ ہے۔ اراضی زرعی ۱/۲ ۱۸ گھماؤں ہے۔ واقعہ موضع گوکھووال چک ۲۷۶ ع ب رکھ برانچ ضلع لائل پور میں ہے۔ اور جائداد منقولہ یعنی مال و مویشی اندازاً تین صد روپیہ کا ہے۔ فقط۔ بقلم خود سید محمد طفیل کاتب الحروف

گواہ شد:۔ محمد یعقوب ولد کریم بخش سب انسپکٹر بنکاری گوکھووال

العبد بقلم خود عبد اللہ ولد غلام دین مرحوم چک ۲۷۶ ع ب

گواہ شد:۔ بقلم خود سید محمد طفیل چک ۲۷۶ ع ب۔

وصیت نمبر ۲۳۸۹

میں کریم اللہ ولد حافظ اللہ دتا قوم منتعال زمیندار ساکن منتعال ضلع جہلم کا ہوں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

موجودہ جائداد آراضی پانچ کنال دو مرلہ قیمتی سہ صد روپیہ مکان خام قیمتی سہ صد روپیہ نقد جو احمدیہ سٹور قادیان میں جمع ہے۔ سہ صد روپیہ۔ لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ میں تا دم زیست اپنی ماہوار آمد کا جو اس وقت ۱۵ روپیہ ماہوار ہے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن مذکور وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد مندرجہ بالا نیز ایسی کسی اور جائداد کا جو مجھے بذریعہ وصیت یا ہبہ یا وراثت ملے یا ایسی آمد سے پیدا کی گئی ہو۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ میں نے اپنی زندگی میں ادا نہ کر دیا ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کچھ روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ مذکور کروں۔ تو وہ حصہ موعودہ سے منہا کیا جائے گا۔

یکم جنوری سنہ ۱۹۲۶ء۔ الموصی کریم اللہ بقلم خود

گواہ شد:۔ عطا محمد امیر جماعت احمدیہ جہلم بقلم خود۔

گواہ شد:۔ محمد سلیم کلرک اپر جہلم کنال سرکل بقلم خود۔

وصیت نمبر ۲۳۸۸

میں شیخ چراغ دین ولد ڈھلن سکنہ لدھے والہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس وقت میری جائداد کی قیمت دو سو روپیہ ہے۔ اور ماہوار آمد مبلغ ۵ روپیہ ہے جو آمد کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست داخل کرتا رہوں گا۔ اور بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد مندرجہ بالا نیز ایسی کسی اور جائداد کا جو مجھے بذریعہ وصیت یا ہبہ یا وراثت ملے یا ایسی آمد سے پیدا کی گئی ہو۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ میں نے داخل خزانہ انجمن مذکور نہ کیا ہو۔ میری وفات پر اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز جو رقومات میں ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ انجمن مذکور کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ الموصی چراغ دین۔

گواہ شد:۔ محمد الدین مدرس مدرسہ لدھے والا بقلم خود۔

گواہ شد:۔ غلام احمد ولد نور علی جٹ جالب بقلم خود۔

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج درجہ چہارم جھنگ

بمقدمہ

دوکان کھیم چند کوڑو رام بذریعہ کھیم چند ولد نانک چند سکنہ جسوبیل تحصیل شورکوٹ مدعی۔ بنام محمود شاہ

دعوےٰ اسالتاً ۵۰ روپیہ بزر ڈگری

اشتہار بنام محمود شاہ ولد صاحب شاہ سکنہ جسوبیل تحصیل شورکوٹ۔

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمنات سے گریز کر رہا ہے۔ ہٰذا بذریعہ اشتہار ہٰذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مدعا علیہ کو مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۴/۲۷ /۲۶ کو حاضر عدالت ہٰذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۲۹ /۳/ ۲۶

مہر عدالت   دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج درجہ چہارم جھنگ

بمقدمہ

فرم دیوان چند جیا رام بذریعہ دیوان چند ولد بھوانداس قوم لگہ سکنہ جھنگ شہر مدعی بنام یارا

دعوےٰ ۵۰ روپیہ بزر ڈگری

اشتہار بنام یارا ولد مجورا قوم کوڈین سکنہ پانو آنہ تحصیل جھنگ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمنات سے گریز کر رہا ہے۔ ہٰذا اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مدعا علیہ کے نام جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۴/۲۰ /۲۶ کو حاضر عدالت ہٰذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

تحریر ۳/۳۰ /۲۶   مہر عدالت   دستخط حاکم

المخطبہ

ایک نوجوان مخلص احمدی بھائی جو پابند صوم و صلوٰۃ تعلیم یافتہ برسر روزگار و خوش شکل ہیں۔ کسی خاص مجبوری کے باعث نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں۔ پہلی بیوی زندہ ہے۔ اور اس کے ہاں بچہ ہے۔ لڑکی نیک تعلیم یافتہ شکیل اور امور خانہ داری سے واقف ہو۔ ضرورت مند احباب ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کریں۔

پتہ

خاکسار محمد عبد اللہ نظامی احمدی الکھنو ریاست جموں

کنارسی روغن

طاقت قوت صحت اور خوشی کی دوا

کنارسی روغن :۔ جو نہایت مفید اور گہرا اثر پیدا کرنیوالی دواؤں کا مجموعہ ہے اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ نہایت قیمتی اجزا سے تیار کی گئی ہے۔ اور تجربہ کار ڈاکٹروں نے بالاتفاق اسکی خوبی کی گواہی دی ہے

کنارسی روغن :۔ خون کو صاف کرتی ہے۔ دل کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو مضبوط کرتی ہے۔ کنارسی روغن۔ خون بڑھاتی ہے۔ قوت ہاضمہ کو زیادہ کرتی ہے۔ معدہ انتڑیوں اور جگر کو طاقت بخشتی ہے۔ کنارسی روغن۔ دل کو خوش کرتی ہے۔ افسردگی کو دور کرتی ہے۔ اور تھکان کو مٹاتی ہے۔ کنارسی روغن۔ خون کی کمی۔ تبس۔ خنازیر۔ دل کی کمزوری۔ ریگ گردہ۔ خرابی۔ پرانے ملیریا ناصاف خون۔ دانتوں کی خرابی۔ بار بار ہونیوالا نزلہ۔ دوری کھانسی اور پرانے نمونیا اور ابتدائی سل کا بہترین علاج ہے

کنارسی روغن :۔ عورتوں کی مخصوص بیماریوں کا نہایت ہی اعلیٰ علاج ہے۔ ایام کی بے قاعدگی۔ ایام میں درد ہونے کی قلت اور آزار کو فوراً دور کرتی ہے ٭

ہم صرف اسوقت ایک سرٹیفیکیٹ اس کے فوائد کے متعلق درج کرتے ہیں۔ چودھری بدر الدین صاحب اپنی بیوی کے متعلق بتلاتے ہیں۔ کہ "انہیں ۹ سال سے بواسیر تھی۔ اور ساتھ آٹھ ماہ سخت قبض تھی۔ کبھی کبھی دن کے بعد پاخانہ آتا تھا۔ تیسرے چوتھے دن بخار ہو جاتا تھا۔ خون کی شدت ایسی تھی کہ بے ہوشی کی حالت ہو جاتی تھی۔ ضعف قلب کی شکایت پیدا ہو گئی تھی جس دن کنارسی روغن کا استعمال کیا۔ اس دن سے فائدہ ہونے لگا۔ دل کا ضعف جاتا رہا۔ کام کاج کی طاقت آنے لگی۔ بخار جاتا رہا۔ علاوہ ازیں جسم پر خارش اور منہ پر چھائیوں کی تکلیف تھی۔ اور مسوڑے پھولے ہوئے تھے۔ ان امراض کو بالکل آرام ہو گیا"

کنارسی روغن :۔ ہر بڑے قصبہ میں بڑے دوافروشوں سے مل سکتی ہے۔ قیمت صرف عہ۔ تین شیشیاں للعہ۔ اگر دوافروش سے نہ ملے۔ تو براہ راست ہم سے طلب کریں ٭

سارے ہندوستان کے لئے واحد ایجنٹ :۔

ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اشتہارات

چند عجیب وغریب اشیاء

آگ جلانے کی مشین

اس مشین سے کئی کام لئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً بلا مدد دیا سلائی آگ جلانا۔ سگریٹ جلانا وغیرہ وغیرہ۔ قیمت فی مشین صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ علاوہ خرچ ڈاک ؏

جیبی چھاپہ خانہ یا مہر گھر

یہ انگریزی کا جیبی چھاپہ خانہ قابل تعریف ہے۔ اس سے لفافہ۔ ملاقاتی کارڈ اور مہریں جو دل چاہے چھاپ سکتے ہیں۔ قابل خرید ہے۔ قیمت فی چھاپہ خانہ صرف دو روپیہ۔ علاوہ خرچ ڈاک ؏

ہینڈ کیمرہ

یہ کیمرہ خاص طور پر جرمنی سے تیار کروایا گیا ہے انسان۔ جانور۔ درخت مکان۔ گرجا۔ مسجد۔ مندر اور ریل وغیرہ چلتے پھرتے اور بیٹھے ہوئے کا خوبصورت اور دلپسند فوٹو اتارنے کے لئے کم از کم ایک بار ضرور منگائیں۔ قیمت چھوٹا سائز پانچ روپیہ۔ بڑا سائز صرف دس روپیہ علاوہ خرچ ڈاک

کشیدہ کاڑھنے کی مشین

لڑکیاں اس سے کرسیوں کی گدیاں سرہانوں کے غلاف۔ غالیچے۔ شال۔ چادریں۔ دوپٹے سوٹ وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ کئی قسم کے گرم سرد اور ریشمی کپڑوں پر اون۔ سوت اور ریشم کے پھول اور گلکاریاں بنا سکتی ہیں۔ ترکیب نہایت آسان ہے غریب لڑکیوں کے لئے روزگار۔ اور امیروں کے لئے ایک اعلیٰ تحفہ ہے۔ قیمت فی مشین صرف چار روپیہ۔ علاوہ خرچ ڈاک ؏

دولت کی کان

اس کتاب میں تقریباً ۵۰۰ ایسے ہنر درج ہیں جن میں سے ایک پر بھی عمل کرنے سے انسان مالامال ہو سکتا ہے۔ زیادہ تعریف فضول۔ کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت فی جلد صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ (عہ) ؏

علاوہ خرچ ڈاک

مینیجر رکماس اینڈ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۱۹۹ لاہور

رہنمائے حج

پنجابی نظم میں مولوی حاجی محمد دلپذیر صاحب احمدی مشہور شاعر کی تازہ تصنیف ہے جس میں حالات سفر حج و طریق ادائے حج نہایت موزونی و دلکش پیرایہ میں مفصل درج ہیں۔ راستہ میں اور زیارات پر جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں با ترجمہ مذکور ہیں۔ آخر میں عربی لفظوں کی فہرست با ترجمہ درج ہے۔ جو کہ عازمان حج کیلئے نہایت مفید و ضروری ہے۔ غرضیکہ تمام واقعات جو ایک حاجی کو پیش آتے ہیں نہایت وضاحت کیساتھ درج کر دیئے گئے ہیں۔ ہر ایک حاجی کے لئے بہترین راہ نما و رفیق ہے۔ عازمان حج کے علاوہ دوسرے احباب کو بھی فریضہ حج سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس لئے ہر ایک شخص کے پاس اس کتاب کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ جلد منگائیں اور فائدہ اٹھائیں قیمت مجلد ۸؍ ؏

ملنے کا پتہ

حافظ محمد امین اینڈ سنز احمدیان تاجر کتب جہلم۔ پنجاب

ریجوینیٹر

قوت کی لاثانی بینظیر دوائی

جو بوڑھوں جوانوں بچوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ بکثرت خون صالح پیدا کر کے اعضاء رئیسہ کو قوت بخشتی ہے مفرح قلب ہے۔ اعصابی امراض کے لئے نعمت غیر مترقبہ عورتوں کے خاص امراض کا مؤثر و مجرب علاج۔ محافظ حمل و دافع مرض اٹھرا۔ پیدائشی کمزوریوں کے لئے موجب توانائی تندرستوں کے لئے محافظ صحت۔ جلد منگوائیے۔ فی شیشی مکمل علاج۔ خوراک ایک ماہ ہے ؏

ایس۔ اے۔ حکیم احمدی سنجوبی پوسٹ آفس شملہ

آنکھ کی بے نظیر دوائی

خدا کے فضل سے آنکھ کی ہر مرض کیلئے مفید ہے۔ امتحان شرط ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ نمونہ کا پیکٹ ایک آنہ محصول ڈاک بذمہ خریدار ؏

محمد احمد اینڈ کمپنی قادیان

خاص خبر

[illegible] زریدار درجہ اول جیسا کہ شکل سے ظاہر ہے فی کلاہ ڈیڑھ روپیہ ریشمی رومال مختلف رنگوں کے فیدہ رجن تین روپے ریشمی ازاربند زریدار مختلف رنگ کے فیدہ رجن تین روپے ریشمی مشہدی لونگی رنگ سیاہ کنارے نہایت ہی خوبصورت اور عمدہ چھ گز لمبی فی لونگی چار روپے دو ماہ تولیہ پورے پلنگ کا امیرانہ وضع کا نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا فی تولیہ تین روپے ریشمی [illegible] رنگین فیدہ رجن ڈیڑھ روپیہ بارہ آنہ لونگی سرخ چینی ساڑھے تین گز لمبی فی لونگی تین روپے ریشمی بنارسی صافہ زریدار ساڑھے تین گز لمبا فی صافہ سات روپے چار خانہ پھولدار فیدہ رجن ڈیڑھ روپیہ ریشمی [illegible] فیدہ رجن سوا پانچ روپے ملنے کا پتہ منیجر سودیشی [illegible] چار کی کمپنی لودیانہ پنجاب

امرت دھارا کی سلور جوبلی

بڑی دھوم دھام سے ۱۰ سے ۱۶ مارچ ۱۹۲۶ء تک امرت دھارا بھون میں منائی گئی جس میں شہر کی معززین اور عام پبلک نے نہایت دلچسپی سے حصہ لیا مفصل رپورٹ چھپ کر تیار ہے جو طلب کرنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ اس سلور جوبلی

کی خوشی میں

سب دوستوں کو شامل کرنے کیواسطے جلسہ میں یہ اعلان کیا گیا کہ ۳۱ مئی ۱۹۲۶ء تک امرت دھارا ۱۲؍ قیمت پر اور باقی ادویات کو نصف قیمت پر دی جائیگی صابن و [illegible] اس حساب سے امرت دھارا کی شیشی آجکل بجائے ۸؍ کے ۱۲؍ میں۔ نصف شیشی بجائے ۱؍ کے ۸؍ اور نمونہ کی شیشی بجائے ۸؍ کے ۴؍ میں مل رہی ہیں اور سینکڑوں قیمتی اور مجرب ادویات نصف قیمت پر بھیجی جاتی ہیں۔ مفصل فہرست جس میں مفت طلب کر سکتے ہیں۔ جلدی کیجئے اور اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیے! [illegible] امرت دھارا

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

(بقیہ صفحہ ۶)

بھی آ ئے ۔ تو بھی انسان کے لئے فائدہ ہی کے سامان ہوتے ہیں ۔ تو دعائیں ہر رنگ میں قبول ہوتی ہیں ۔ حتیٰ کہ وہاں بھی قبول ہو جاتی ہیں ۔ جہاں خدا تعالےٰ کی طرف سے فیصلہ ہو جاتا ہے کہ ایسا نہ ہوگا ۔ بسا اوقات ایک

حالت کا تغیر

ناممکن معلوم ہوتا ہے ۔ اس کے متعلق رؤیا اور کشوف بھی ہو جاتے ہیں ۔ مگر جب دعا کی جاتی ہے ۔ تو وہ حالت بدل جاتی ہے ۔ میں نے ایک عزیز کے متعلق رؤیا دیکھی ۔ اور اس کے اثرات بھی ظاہر ہونے لگ گئے ۔ مگر میں نے اس کے لئے دعا کی ۔ تو خدا تعالےٰ نے قبول کر لی ۔ تو دعا جو عاجزانہ طور پر کی جاتی ہے تقدیر کو بھی بدل دیتی ہے ۔ تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے ۔ ایک علم والی اور دوسری وہ جو ارادہ کے بعد کی جاتی ہے ۔ وہ بدل جاتی ہے ۔ اور ایسے رنگ میں بدلتی ہے ۔ کہ وہم بھی نہیں ہوتا اس لئے میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں ۔ کہ وہ دعائیں کریں ۔ اور ان ایام میں دعاؤں پر بہت زور دیں ۔ مگر یاد رکھیں ۔ ان کا اصلی مقصود یہی ہو ۔ کہ

خدا مل جائے

دنیا کے لئے بھی اگر دعا کریں ۔ تو منع نہیں ۔ مگر یہ نظریہ ہو ۔ کہ دنیا کی جتنی بھی حاجات ہیں ۔ ان کا مانگنا تو ایک ذریعہ اور بہانا ہے ۔ خدا تعالےٰ سے ملنے کا اصل چیز خدا کی محبت اور اس کا قرب ہی ہے ۔ اس کی مثال یہ ہے ۔ کہ ایک شخص اپنے محبوب سے جدا ہو کر جب جاتا ہے ۔ اور اسے کوئی اور بات یاد آ جاتی ہے ۔ تو پھر ملنے کے لئے واپس آ جاتا ہے ۔ اس وقت وہ دل میں خوش ہو رہا ہوتا ہے ۔ کہ

ملاقات کا ایک اور موقعہ

مل گیا ۔ اور ایک اور موقعہ پیدا ہو گیا ۔ پس اس نیت اور اس ارادہ سے خدا کے سامنے جاؤ ۔ پھر خواہ اولاد مانگو ۔ خواہ مال مانگو ۔ خواہ مدارج ترقی مانگو ۔ خواہ اپنی مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کرو ۔ یہ سب کر سکتے ہو ۔ مگر جب بھی تم کچھ مانگ رہے ہو ۔ یہی سمجھو ۔ کہ اس چیز کو نہیں ۔ بلکہ خدا کو مانگ رہے ہیں ۔ اس حالت میں اگر وہ چیز تم کو نہ بھی ملے ۔ تو بھی ناامیدی اور بددلی نہ ہوگی ۔ کیونکہ اصل غرض تو خدا تھی ۔ وہ چیز تو محض بہانہ تھی ۔ اصل غرض اگر پوری ہوتی جا رہی ہے ۔ تو دوسری چیز ولا کا کیا ہے اس وجہ سے مایوسی نہ ہوگی ۔ پس یقین اور وثوق کے ساتھ

خدا تعالےٰ کو مانگو

آج کل برکات کے دن ہیں ۔ جتنا انسان ایمان میں ترقی کرتا جائے ۔ اس کے لئے ایسے دن پیدا ہو جاتے ہیں ۔ مگر ہر دن ایسا نہیں ہوتا ۔ کہ عید کا دن ہو ۔ بے شک ایسے لوگ ہوتے ہیں ۔ جن کے لئے ہر روز روز عید ہے ۔ یہ دانی مثال غلط ہو جاتی ہے ۔ خدا تعالےٰ ان کے لئے ہر روز عید بنا دیتا ہے ۔ مگر باقیوں کے لئے خاص خاص مواقع ہوتے ہیں ۔ دیکھو بادشاہ کا ایک مقرب تو روزانہ اسے مل سکتا ہے ۔ مگر ہر شخص روزانہ نہیں مل سکتا ۔ وہ تو جب دربار منعقد ہوگا ۔ یا جو خاص دن ملنے کا مقرر ہوگا ۔ اسی دن مل سکیگا ۔

رمضان کے دن

ایسے ہیں ۔ کہ ہر شخص خدا سے مل سکتا ہے ۔ پس ان بابرکت ایام کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے ۔ ان دنوں میں خوب دعائیں کرنی چاہئیں ۔ اپنے لئے بھی اور سلسلہ کی اشاعت کے لئے بھی ۔ اور پھر ساری دنیا کے لئے بھی ۔ کیونکہ

سب لوگ ہمارے بھائی ہیں

ان کی تباہی سے ہمیں رنج اور صدمہ ہوتا ہے ۔ پھر ان لوگوں کے لئے دعائیں کی جائیں ۔ جو سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں پھر

ہم بخیل نہیں

ہیں ۔ وہ خدا جو مومنوں کو رزق دیتا ہے ۔ وہی کافروں کو بھی دیتا ہے ۔ ان کے لئے بھی دعا مانگنی چاہیئے ۔ کیونکہ وہ ہدایت سے دور ہیں ۔ پھر ہماری دعائیں ختم نہ ہو جانی چاہیئے ۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے اپنے سامان انہی تک نہیں محدود رکھے ۔ جو خدا سے دور ہیں ۔ بلکہ ان کو بھی دیتا ہے ۔ جو خدا کو گالیاں دیتے ہیں ۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے ۔ کہ انہیں ہدایت حاصل ہو ۔ اور ان کے دلوں کے زنگ دور ہو جائیں ۔ تاکہ خدا تعالےٰ اور دین کی طرف متوجہ ہو سکیں ۔ پس ہمیں وسیع دعا کرنی چاہیئے ۔ جیسا کہ ہمارے پیدا کرنے والے کی رحمت وسیع ہے ۔ ہم کبھی تقوےٰ حاصل نہیں کر سکتے ۔ جب تک خدا تعالےٰ کی صفات حاصل نہیں کرتے ۔ اور خدا تعالیٰ کی ہمارے اندر جلوہ گر نہیں ہو جاتیں ۔ خدا تعالےٰ ہمیں ایسا بننے کی توفیق عطا فرمائے ۔

ہم کے ساتھ کھلم کھلا ہمدردی رکھتے ہیں ۔ آپ نے کہا ۔ لیڈی اروِن مشتاق ہیں ۔ کہ انہیں ہندوستان میں اپنے عرصہ قیام میں مواقعہ حاصل ہوں ۔ جن سے وہ اس عظیم کام کو جاری رکھ سکیں ۔ جو لیڈی ریڈنگ صاحبہ نے ہندوستان میں شروع کیا ہے ۔ خواتین اور بچگان خاص طور پر لیڈی اروِن صاحبہ کی ہمدردی پر بھروسہ کر سکتے ہیں ۔ لارڈ ممدوح نے اپنی تقریر کو تالیوں کی گونج میں ختم کرتے ہوئے جب یہ فقرہ کہا ۔ تو بہت گہرا اثر پڑا کہ آئندہ سالوں کی تواریخ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو ۔ ایک بات میں کھلے طور پر اعلان کر دوں ۔ کہ آج آپ نے ہندوستان کے ایک سچے اور سرگرم ہی خواہ کا خیر مقدم کیا ہے ۔

نئے وائسرائے ہند کا ساحل بمبئی پر شاندار استقبال

بمبئی یکم اپریل ۔ ۱۰ بجے سے ذرا دیر پیشتر جہاز ملتان لارڈ و لیڈی اروِن صاحبہ کو لئے ہوئے بندرگاہ بمبئی میں داخل ہوا ۔ اور حضور والا سوا پانچ بجے دروازہ ہند یعنی بمبئی ساحل پر اترے ۔ حکومت بمبئی کے حکام کا ایک وفد تختہ جہاز پر لارڈ ممدوح کی خدمت میں باریاب ہوا ۔ سرزمین بمبئی پر آپ کے استقبال کے لئے گورنر بمبئی اور لیڈی لارنس موجود تھے اور بندرگاہ میں حضور ملک معظم کے جہازوں نے وائسرائے بہادر کے ساحل بمبئی پر فروکش ہوتے ہی وائسرالیگل سلامی اتاری ۔ بہت سے معززین و اکابرین جن میں سپہ سالار افواج ہند ۔ وائسرائے ہند کی انتظامیہ کونسل کے ممبران شرق الہند کے بحری سپہ سالار ۔ ججانِ عدالت ہائے انصاف و دیگر ملکی و فوجی حکام بہت سے والیان ریاست ہائے جن میں مہاراجگان بیکانیر ۔ نوانگر ۔ جودھ پور ۔ کوہاپور بھی تھے ۔ دول غیر کے سفرا اور مرکزی و صوبجاتی لیجس لیچر کے ممبران و دیگر عمائدین دروازہ ہند پر خیر مقدم کیواسطے موجود تھے ۔ اور یہاں پر مسٹر آر ایم جناح نے جو کہ آج ہی کارپوریشن کے صدر مقرر ہوئے ہیں نئے وائسرائے ہند کی خدمت میں ایڈریس خیر مقدم پڑھ کر گذارا ۔

اس ایڈریس کے جواب میں لارڈ اروِن صاحب نے فرمایا گذشتہ پانچ سال میں لارڈ ریڈنگ صاحب نے وفاداری سے مگر بلا تھکاوٹ اس فرمانروائی کے بوجھ کو اٹھائے رکھا ہے ۔ جس میدان میں لارڈ ریڈنگ صاحب مصروف کار تھے میں اس بوجھ کو اٹھاتے ہی اس میدان کی وسعت پر قدرتی تذبذب کے بغیر نگاہ نہیں ڈال سکتا تھا ۔ میں تو جذبہ ہمدردی و اعتماد سے معمور ہو کر آ رہا ہوں ۔ اور یہ میری دلی خواہش ہے ۔ کہ ہندوستان کی بہبودی اور اس کے باشندوں کی خوشی میں مساعی ہوں ۔ میں وائسرائلٹی کی عنان ابھی ابھی ہاتھ میں لے رہا ہوں ۔ اور کوئی شخص یہ امید نہیں کر سکتا ۔ کہ میں ان وسیع اور دقیق آئینی سوالات پر جن کا کارپوریشن کے ایڈریس میں ذکر ہے اظہار خیال کروں ۔ صوبجاتی خود مختاری اور سمندر پار کے ہندیوں کے سوالات کے متعلق لارڈ اروِن صاحب نے فرمایا ۔ یہ مجھے توقع ہے کہ جلدی ہی بعض مسائل سے مجھے پوری پوری واقفیت حاصل ہو جائے گی ۔ اور آپ نے جن ترقیوں کی جانب اشارہ کیا ہے ۔ ان میں سے کچھ ہو جائیں گی ۔ اپنا سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے لارڈ اروِن نے یقین دلایا ۔ کہ آپکی مشکلات کے متعلق میں ہمدردانہ تحقیقات کروں گا ۔ اور آپکے مطالبات پہ ذاتی طور پر غور و خوض کروں گا ۔ اور میرا یہ عزم راسخ ہوگا ۔ کہ تمام فرقہ جات اور صوبجات کے درمیان متضاد مطالبات میں توازن رکھوں ۔ اہم مسائل پر ہندوستان کو حق حاصل ہے ۔ کہ وہ مطالبہ کرے ۔ وہ جو اس ہندوستان کی خدمت کے لئے آتے ہیں ۔ وہ ہندوستانی خیالات ۴۴

ہندوستان کی خبریں

بمبئی ۳ر اپریل۔ آج لارڈ ریڈنگ معہ لیڈی ریڈنگ کے بندرگاہ پر پہنچے۔ جہاں پہلے ہی سے حکومت کے معزز ارکان جن میں جج اور وزراء بھی شامل تھے۔ آپ کو الوداع کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ لارڈ ریڈنگ نے تمام اصحاب سے ہاتھ ملایا۔ اور اس دخانی کشتی میں سوار ہو گئے۔ جو انہیں جہاز ملدوراتک لے جانے کے لئے کھڑی تھی۔ باوجودیکہ ایسٹر کی وجہ سے شہر کی دوکانیں بند تھیں۔ لیکن جہاں سے لارڈ ریڈنگ کو گذرنا تھا۔ وہاں خلقت انہیں آخری مرتبہ الوداع کہنے کے لئے بہ تعداد کثیر موجود تھی۔ لارڈ ریڈنگ ٹھیک چار بجے گورنمنٹ ہاؤس سے روانہ ہوئے۔ اور تھوڑی ہی دیر میں باب الہند تک پہنچ گئے۔ جو اپالو بندر پر ایک رفیع الشان دروازہ بنایا گیا ہے۔ لارڈ ریڈنگ کو خیرباد کہنے کے لئے ارکان حکومت کے علاوہ مہاراجہ بیکانیر۔ مہاراجہ بھرت پور۔ اور مہاراجہ کوہاپور بندرگاہ کی سیڑھیوں پر موجود تھے۔ لارڈ ریڈنگ نے ان سب سے ایک مختصر گفتگو کی۔ اور بعد ازاں دخانی کشتی پر سوار ہو گئے۔ کشتی کے روانہ ہوتے ہی توپوں نے سلامی اتاری۔ اور ٹھیک پانچ بجے جہاز ملدوراتک لنگر اٹھا کر چل پڑا۔

کلکتہ یکم اپریل۔ ہندوؤں اور مسلمانوں میں باہم فساد ہو گیا۔ پونے چار بجے کے قریب سہ پہر کو کہا جاتا ہے۔ کہ مسلمان ایک مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ آریہ سماج کا ایک جلوس باجہ بجاتا ہوا مسجد کے سامنے سے نکلا۔ مسلمانوں نے باجہ پر اعتراض کیا۔ جس پر فریقین میں جھگڑا شروع ہو گیا۔ لڑائی میں اینٹوں پانی کی بوتلوں اور لاٹھیوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ جس وقت کہ ہیریسن روڈ پر مسجد کے سامنے بلوہ ہو رہا تھا۔ تو زکریا اسٹریٹ اور مندر اسٹریٹ سے ایک دوسرے بلوہ کی خبر آئی۔ اس جھگڑے مقام پر شوجی کے مندر کی بے حرمتی کی گئی۔ اور مندر کی عمارت کو بہت نقصان پہنچا

کلکتہ ۳ر اپریل۔ کلکتہ کے شمالی حصہ میں جو بلوہ ہوا تھا۔ وہ شہر کے دیگر حصوں میں بھی پھیل گیا۔ آج کی خبر ہے۔ کہ تین شخص مارے گئے۔ اور کل کے زخمیوں میں سے بھی چھ آدمی ہسپتال میں مر گئے۔

کلکتہ ۳ر اپریل۔ کل رات بھر کی خاموشی اور سکون کے بعد آج صبح تڑکے سے شہر میں اور شہر کے چاروں طرف لڑائیاں پھر شروع ہو گئیں۔ جن میں کم و بیش پچاس آدمی سخت زخمی ہوئے۔ اور جہاں تک معلوم ہو سکا ہے۔ دس لاشیں اٹھائی گئی ہیں۔ لڑائی اس وجہ سے شروع ہوئی تھی۔ کہ ایک مسجد میں آگ لگ گئی تھی۔ جسے مسلمان کہتے ہیں۔ کہ ہندوؤں نے جلتی ہوئی چیزیں پھینک کر لگائی۔ بلوہ کے دوران میں دوکانیں لوٹی گئیں۔ اور پٹرول کے گوداموں اور مکانات میں آگ لگا دی گئی۔ اور کچھ دیر تک شہر میں عوام کی عملداری رہی۔ زرہ پوش موٹریں اس علاقہ میں گشت لگاتی دیکھی گئیں۔ مگر چند گھنٹے گذرنے پر ایسا کیا گیا۔ کہ سارجنٹوں کو حملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس پر بلوائی فوراً بھاگ کھڑے ہوئے۔ دوپہر کے ذرا دیر بعد بہت سے سکھ اور اکالی موٹروں پر بیٹھ کر موقعہ واردات پر گئے۔ اور اسی وقت یہ خبر مشہور ہو گئی کہ ایک عام خونریزی ہو گی۔ فوج کو فوراً اطلاع دی گئی۔ اور نارتھ اسٹیفورڈ شائر رجمنٹ کا ایک اسکواڈرن موقعہ پر بھیجا گیا۔ اس کا حسب مراد اثر ہوا۔ دن کی لڑائی میں ہندوؤں کا نقصان زیادہ ہوا ہے۔

کلکتہ ۳۱ر مارچ۔ ضلع فرید پور بنگال میں باد و باران کا ایک سخت طوفان آیا۔ جس کی وجہ سے تقریباً چار سو گھرانے بے خانماں ہو گئے۔ انسانی جان و مال کا نقصان بھی بہت کافی بتایا جاتا ہے۔

بمبئی۔ ۳ر مارچ۔ سوئم پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے ایک شخص کو اس جرم میں ایک ماہ قید بامشقت کی سزا دی ہے۔ کہ اس نے مستعمل ٹکٹ استعمال کئے تھے۔

سلطان ابن سعود کا جو دعوت نامہ بغرض شرکت مؤتمر اسلامی آیا تھا۔ اس کے جواب میں صدر جمعیۃ العلمائے ہند نے حسب ذیل تار برقی بنام عظمتہ السلطان عبدالعزیز ابن سعود بمقام جدہ ارسال کیا ہے:۔

آپ کے دعوت نامہ کا شکریہ جمعیۃ العلماء اپنے ڈیلیگیٹ بھیجنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن نہایت ادب کے ساتھ گذارش ہے۔ کہ مرکز اسلام کو اغیار کی سازشوں سے ہمیشہ کے لئے بچانے اور اس کی حفاظت کا ذمہ دار تمام دنیائے اسلام کو قرار دینے کے لئے اہم ترین سوال یہ ہے۔ کہ تشکیل حکومت حجاز پر ضرور بحث ہونی چاہیئے۔

گوڑگانوہ یکم اپریل۔ ریواڑی میں گذشتہ رام لیلا کے تیوہار کے دنوں میں جن ۱۸ مسلمانوں پر زیر دفعہ ۲۹۷ تعزیرات ہند مقدمہ چلایا جا رہا تھا۔ اس کا حکم سنا دیا گیا۔ مسٹر بنواری لال مجسٹریٹ درجہ اول نے ۱۶ ملزمان کو دو ماہ قید بامشقت کی سزا دی ہے۔ اور ایک ملزم کو تین ماہ کی سزا دی ہے۔

دہلی یکم اپریل۔ حسب ذیل کمیونک منجانب گورنمنٹ ہند شائع کی گئی ہے ۱۹۲۳ء کے اختتام پر نظام نے وائسرائے کو ایک خط لکھا۔ جس کو انہوں نے بعد میں شائع کر دیا۔ اس خط میں برار کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جس کو ان کے والد ماجد نے ۱۹۰۲ء میں پٹہ استمراری پر برٹش گورنمنٹ کے حوالہ کیا تھا۔ ان کے دعوےٰ پر اچھی طرح غور و خوض کیا گیا۔ اور اس کی پوری جانچ کرنے کے بعد صاحب وزیر ہند نے کی خدمت میں پیش کر کے قطعی طور پر اسے نامنظور کر دیا گیا۔ گذشتہ ستمبر میں نظام نے پھر وائسرائے کو ایک خط لکھا۔ اس میں انہوں نے یہ دعوےٰ کیا تھا۔ کہ جہاں تک حیدرآباد کے اندرونی معاملات کا تعلق ہے نظام کی وہی حیثیت ہے۔ جو برطانوی گورنمنٹ کی برطانوی ہند کے معاملات میں ہے۔ اس سے انہوں نے یہ توجیہہ کی۔ کہ متنازع فیہ معاملہ ایسا نہیں ہے۔ جس کے فیصلہ کی اہل برٹش گورنمنٹ ہو اور یہ کہ امر طے شدہ کے اصول کا اس پر اطلاق نہیں ہوتا۔ خاتمہ تحریر میں انہوں نے یہ تجویز کی تھی۔ کہ برار سے متعلق سوالات کی جانچ کے لئے ایک کمیشن کا تقرر کیا جائے۔ جس پر گورنمنٹ ہند اور ان کے درمیان اختلاف رائے ہوا۔ ہز اگزالٹڈ ہائینس کا خط مورخہ ۲۰ر ستمبر ۱۹۲۵ء اور ہز ایکسلنسی کا جواب مورخہ ۲۷ر مارچ ۱۹۲۶ء اب شائع کیا جاتا ہے۔ وائسرائے کے جواب میں یہ جتایا گیا۔ کہ ہندوستان میں تاج برطانیہ کی حکومت سب پر بالا ہے۔ اور کسی دیسی ریاست کا حکمران برطانوی گورنمنٹ سے برابر کی حیثیت سے گفت و شنید کرنے کا دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ گورنمنٹ ہند نے حال ہی میں اس امر کے متعلق ایک قطعی انتظام کر دیا ہے۔ کہ جب کوئی ریاست گورنمنٹ ہند کے فیصلہ سے مطمئن نہ ہو۔ تو ایک عدالت ثالثی کا تقرر کیا جائے۔ لیکن جب کوئی معاملہ شاہنشاہی گورنمنٹ کی طرف سے طے ہو جائے۔ تو پھر عدالت ثالثی کے تقرر کا سوال باقی نہیں رہتا اور وہ یہ نہیں خیال کر سکتے۔ کہ یہ معاملہ عدالت ثالثی میں پیش ہونے کے قابل ہے۔

مسٹر ٹی۔ ایم۔ اگزینڈر بیرسٹر ایٹ لا ملتان جو پادری طالب مسیح چرچ مشن سوسائٹی کے فرزند ارجمند ہیں مشرف باسلام ہو گئے۔

قاضی عبدالحمید صاحب سیکرٹری جمعیۃ المسلمین لاہور بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ گذشتہ جمعہ کے دن اہلحدیث مسلمانوں کی ایک میٹنگ زیر صدارت مولوی محمد اسماعیل صاحب غزنوی چینیانوالی مسجد لاہور میں منعقد ہوئی جس میں مولوی عبداللہ قصوری۔ مولوی محمد حسین روپڑی۔ حسین میر کشمیری اور مولوی عبدالواحد غزنوی نے پرجوش تقریریں کیں۔ اور تین تجاویز پاس کی گئیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہم اس بات کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ سلطان ابن سعود کے سامنے مولوی ثناء اللہ ہندوستان کے اہلحدیثوں کا صحیح نمائندہ نہیں ہے۔

(عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)